مدیر کے نام

چوہدری بشیر احمد
حیدر آباد۔

"وسط ایشیا کے مسلمان" دوماہی رسالہ کا میں قاری اور مستقل خریدار ہوں۔ جولائی اگست ۹۴ء کے شمارہ میں سیّد رضوان علی صاحب ندوی، کراچی، کا مدیر رسالہ کے نام صفحہ ۳۱ پر ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں ندوی صاحب نے اپنے خیال کے مطابق چند الفاظ کی تحریر و ادائیگی پر اختلاف کرتے ہوئے اُن کی تصحیح کر دی ہے۔

اِس میں ایک جگہ لکھا ہے "ایک جگہ خجندہ کا نام خجند لکھا گیا ہے یہ بعد کو خوقند کے نام سے مشہور ہوا"۔ ایسا معلوم ہوتا ہے فاضل مکتوب نگار خجند اور خوقند کو ایک ہی شہر سمجھتے ہیں۔ "مدیر کی گزارشات" میں آپ نے جو جواب قلمبند کیا اُس میں آپ "خجند اور خوقند" کے بارے میں وضاحت نہ کر سکے کہ یہ دو الگ الگ شہر ہیں۔۔۔۔"

[مدیر کی گزارشات

یہ امر ہمارے لیے حد درجہ باعث مسرت و انبساط ہے کہ "وسطی ایشیا کے مسلمان" کے قارئین اس بات کی بجا طور پر توقع کرتے ہیں کہ پرچہ تحقیق کے اعلیٰ ترین معیار پر پورا اُترے۔ مزید یہ کہ کسی بھی تحقیق طلب مسئلہ پر ادارہ کی طرف سے، گو غیر ارادی طور پر ہی سہی، کسی قسم کی کوتاہی انہیں قبول نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ جولائی - اگست کے شمارہ میں محترم سیّد رضوان علی ندوی صاحب کے مدیر کے نام مراسلہ کا جواب دیتے ہوئے ہم جناب ندوی صاحب کے خط میں مذکور اس جملے کی طرف توجہ نہیں دے سکے کہ "یہ [خجند] بعد کو خوقند کے نام سے مشہور ہوا"۔

چونکہ جناب ندوی صاحب کا اصل اعتراض خجندہ کو خجند لکھنے پر تھا۔ لہذا جواب دیتے وقت ہم نے توجہ اسی نکتے پر مرکوز رکھی۔ اور ہم خجند اور خوقند، جو دو الگ الگ شہر ہیں، سے متعلق جناب ندوی صاحب کی اس غلط فہمی کی طرف اشارہ نہیں کر سکے کہ خجند ہی "بعد کو خوقند کے نام سے مشہور ہوا"۔

جیسا کہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نے اپنے مراسلہ میں واضح کر دیا ہے خجند یا خجندہ اور خوقند دو الگ الگ شہر ہیں۔ خوقند ان تین وسط ایشیائی خانیتوں میں سے ایک خانیت کا مستقر تھا جو وسطی ایشیا پر زار شاہی روس کے قبضے سے پہلے علاقے میں موجود تھیں۔ خوقند خانیت کی بنیاد اٹھارہویں

صدی عیسوی میں مین خاندان (Min Dynasty) کے پہلے حکمران شاہرخ نے رکھی تھی۔ ۱۷۵۸ء میں سلطنت چین کی طرف سے اپنی حدود وادی فرغانہ تک بڑھانے کے بعد کچھ عرصہ کے لیے خوقند کے حکمرانوں نے چینی بالادستی کو قبول کیا۔ اٹھارہویں صدی کے اواخر میں خوقند پر حکمرانی کرنے والے خان نار بوتا خان کے دو بیٹوں علیم خان اور عمر خان کے عہد (انیسویں صدی کے اوائل) میں خوقند خانیت ایک آزاد اور مستقل ریاست کی حیثیت سے اُبھری۔ عمر خان کے بیٹے محمد علی کے دور میں خوقند خانیت طاقت و اقتدار کے نقطہ کمال تک پہنچی۔ جنوب میں کراتیجین، درواز اور کلاب ضلعوں کے علاوہ تاشقند تک کا علاقہ خوقند خانیت کی عملداری میں شامل تھا۔ ۱۸۲۶ء میں چینی ترکستان میں خواجہ جہانگیر کی قیادت میں بغاوت کی پشت پناہی کے نتیجے میں ایک عرصہ تک خوقند کے خان کو ترکستان کی چینی مقبوضات کے چھ شہروں آکسو، آش ترفان، کاشغر، یانگی شہر، یارقند اور خوتان میں ٹیکسوں کے حصول کا حق دار تسلیم کیا گیا۔

۱۸۶۴ء میں خوقند خانیت کا شہر تاشقند پہلی دفعہ روسیوں کے حملے کا نشانہ بنا۔ اگرچہ روسیوں کا یہ پہلا حملہ ناکام ہوا لیکن خود خوقند خانیت کی شہری آبادی (سرت یا تاجک) اور خانہ بدوش قپچاق (ازبک) آبادی کے درمیان اختلافات اور بخارا اور خوقند خانیتوں کے درمیان دشمنی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے روسیوں نے بالآخر ۱۸۶۵ء میں تاشقند پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۷۶ء میں روسیوں نے خوقند خانیت کے تمام علاقے کو سلطنت روس میں شامل کر لیا۔ اس وقت خوقند (یا قوقند) وادی فرغانہ کے ازبک حصے کا ایک معروف شہر ہے۔

خجند یا خجندہ سابق خوقند خانیت کا ایک اور شہر ہے۔ ۱۹۲۹ء میں ازبکستان میں شامل تاجک ASSR کو تاجکستان SSR کا درجہ دینے سے قبل خجند ازبکستان SSR میں شامل تھا۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو جب تاجکستان کو ازبکستان سے الگ کر کے یونین ریپبلک (SSR) کا درجہ دیا گیا تو خجند ضلع کو بھی اس کی حدود میں شامل کیا گیا۔ سوویت عہد (۱۹۳۶ء) میں اس کا نام بدل کر لیننن آباد رکھا گیا۔ آزادی کے بعد اس کا پرانا نام خجند بحال کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ۹۸-۱۴۹۷ء میں وسطی ایشیا میں قسمت آزمائی کے دوران ہندوستان کے پہلے مغل فرمانروا بابر نے خجند ہی کو اپنی فوجی سرگرمیوں کا مرکز بنائے رکھا۔ مئی ۱۸۶۶ء میں روسی جنرل روما نوفسکی نے اٹھ دن کے محاصرے کے بعد خجند شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ ۱۸۷۵ء میں خجند میں مقامی آبادی نے روسی فاتحین کے خلاف بغاوت کی جو بالآخر روسیوں کی طرف سے ۱۸۷۶ء میں پورے خوقند خانیت کے علاقے کو سلطنت روس میں شامل کرنے کا بہانہ بنا۔ خجند اس وقت دارالحکومت دوشنبے کے بعد تاجکستان کا دوسرا بڑا صنعتی شہر ہے۔]